الحِجر

(Al-Hijr)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1	الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ
	الر، یہ کتاب قوانین کے دلائل ہیں یعنی واضح قرآن (کے دلائل ہیں)۔
2	رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ
	بہت ممکن ہے کہ کافر لوگ آرزو کریں گے کاش وہ بھی سلامتی دینے والے ہوتے۔
3	ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ
	انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو کھائیں پئیں اور مزے اڑائیں اور امیدیں انھیں غفلت میں ڈالے رہیں عنقریب انھیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا
4	وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ
	اور ہم نے کسی قریہ کو ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے لئے ایک قانون مقرر و معلوم تھا۔

5	مَّا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ	
	کوئی قوم اپنے انجام کو نہ پہلے پہنچتی ہے اور نہ ہی تاخیر سے۔۔	
6	وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ	
	لوگوں نے کہا "اے وہ شخص جس پر ذکر نازل ہوا ہے، تو یقیناً دیوانہ ہے۔"	
7	لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ	
	اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس نافذین احکامات کو کیوں نہیں لاتا۔۔؟	
8	مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُّنظَرِينَ	
	ہم نافذین احکامات کو نہیں بھیجا کرتے مگر یہ کہ حقوق کے لئے بھیجتے ہیں، اور پھر لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی	
9	إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ	
	یقیناً ہم ہی یاد دہانی بھیجتے ہیں اور یقیناً ہم ہی حفاظت کرنے والے ہیں۔	
10	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ	
	اور تم سے پہلے ہم پہلی قوموں میں رسول بھیج چکے ہیں۔	

11	وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ	
	اور اُن کے پاس کوئی پیامبر نہیں آیا مگر یہ کہ وہ وہ اُس کا مذاق اڑاتے ہیں۔۔	
12	كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ	
	اور ہم اسی طرح اس گمراہی کو مجرمین کے دل میں ڈالا ہوا پاتے ہیں۔	
13	لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ	
	یہ لوگ اس کے ساتھ کبھی امن قائم نہیں کرتے ہیں کہ ان سے پہلے والوں کا طریقہ بھی ایسا ہی گزر چکا ہے۔	
14	وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ	
	ہم اگر بلندیوں سے ان پر کوئی دروازہ کھول دیں اور یہ لوگ اس کی حفاظت میں عروج حاصل کر لیں	
15	لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ	
	تو بھی کہیں گے کہ ہماری بصیرت کو مدہوش کر دیا گیا ہے۔ بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔	
	مباحث:۔ بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ "بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔" یہ کفار کا قول نقل کیا گیا ہے۔ یہ قرآن کی سحر کے لئے دلیل نہیں ہے۔	

16	وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ	
	اور بیشک ہم نے بلندیوں میں جائے پناہ بنائیں اور اسے اہل نظر کے لئے مزین کر دیا۔	
	مباحث:۔ بُرُوجًا ۔۔مادہ ب ر ج ۔۔بلند و نمایاں ہونا۔ قلعہ، محل۔ دشمن سے بچنے کے لئے اور اس پر نظر رکھنے کے لئے شہر کی فصیل کے گرد چوکیاں۔ اس آیت میں مملکت الٰہیہ کے بلند مناصب السَّمَاءِ کو بطور بُرُوجً تشبیہاً بیان کیا گیا ہے۔	
17	وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ	
	اور اسے ہم نے ہر سرکش باغی سے محفوظ رکھا ہے۔	
18	إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ	
	سوائے یہ کہ کوئی سرکش باغی سن گن لینے کی کوشش کرتا ہے تو ایک آزمودہ کار باغی اُس کا پیچھا کرتا ہے۔	

مباحث:۔

شِهَابٌ ۔۔مادہ۔ ش ھ ب ۔۔آزمودہ کار،ماہر۔۔(بحوالہ قاموس الوحید۔۔صفحہ ۸۹۳) شهاب علم علم میں ماہر اور شهاب حرب جنگ کا ماہر یاد رکھئے قرآن دیو مالائی مافوق الفطری کہانیوں کی کتاب نہیں ہے کہ جس میں جنوں بھوتوں اور پریوں کی کہانیاں سنائی گئی ہیں ۔یہ ایک انصاف وعدل کی بنیاد پر مبنی ایک فلاحی مملکت یعنی مملکت الہیہ کو تشکیل دینے کی جدجہد کی داستان ہے۔اگر ان مقامات سے دیو مالائیت نکال کر سمجھا جائے تو فلاحی مملکت کا خاکہ اور اس کے حصول کا طریقہ معلوم ہو جائے گا۔مجھے امید ہے امت مسلمہ کی آنے والی نسل قرآن کو ایک اسلامی مملکت کے آئین کے بنیادی اصولوں کے طور پر سمجھے گی۔

19	وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ
	ہم نے ملک کو پھیلادیا،اور ان کے معاملے میں موقف پر جمنے والے اول العزم لوگ مقرر کئے،اور اس کے معاملے میں ہر موزوں چیز سے پرورش کی۔
20	وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ
	اور ہم ہی نے تمہارے لیے اور ان لوگوں کے لیے جن کو تم ضروریات زندگی دینے والے ہر گز نہیں ہو ایک معیشت مقرر کردی ہے۔
21	وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ
	کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں، اور ہم کسی چیز کو نہیں دیتے ہیں مگر ایک مقررہ پیمانے کے مطابق۔

22	وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ	
	اور ہم نے سخت مملکت کو بھیجا نتیجتاً ہم نے تم پر بلند مناصب سے قوانین دئے جس سے تمہاری طلب دور کی اور تم توان قوانین کے جمع کرنے والے نہ تھے۔	
23	وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ	
	اور یقیناً ہم ہی حیات آفرینی عطا کرتے ہیں اور ہم ہی ناکام قرار دیتے ہیں۔اور ہمارا سب پر اختیار ہے۔	
24	وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ	
	اور ہم کو معلوم ہے جو لوگ تم میں سے پہل کرنے والے ہیں اور جو پیچھے آنے والے ہیں وہ بھی ہم کو معلوم ہیں۔	
25	وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ	
	اور یقیناً تمہارا نظام ربوبیت ان سب کو اکٹھا کرے گا یقیناً وہ با علم حکیم ہے۔	

آدم وابلیس کا قصہ بہت پرانا ہے ہر دور اور ہر مذہب میں یہ تجسس کا سبب رہا ہے۔انسان نے ہمیشہ سوچا ہے کہ وہ کون ہے کہاں سے آیا ہے خود تخلیق ہوگیا ہے یا کوئی خالق ہے۔ کسی نے ایک پتلے کی کہانی سنائی تو کسی نے ارتقائی عمل بتایا۔

بڑے صاف الفاظ میں سن لیجئے کہ قرآن نے تخلیق آدم کو اپنا موضوع نہیں بنایا۔آج کے ماہر حیاتیات چند آیات سے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہیں کہ اس گتھی کو قرآن سے سلجھالیں لیکن کہیں نہ کہیں یہ گتھی الجھ ہی جاتی ہے۔

قرآن صرف اور صرف زندگی گزارنے کے اصول دیتا ہے۔اس کا موضوع حقوق انسانی ہے۔اس میں نہ تو سائنس ہے اور نہ دنیا کے کوئی دوسرے علوم۔

مغربی دنیا کے ماہرین سائنس نے بائبل کو الہامی ثابت کرنے کے لئے بائبل سے وہ حوالے دینے شروع کئے جو اصلاًانسانی زندگی سے متعلق تھے اور آج یہی روش ہم نے بھی اختیار کرلی ہے۔آج کا دور انٹرنیٹ کا دور ہے، کبھی کھول کر دیکھ لیجئے کہ ان کہانیوں کے پیچھے کیا کچھ ہورہا ہے۔

لیکن ہمارا ملا اور نادان سائنسدان سب انہی کی تقلید میں لگے ہوئے ہیں اور ان کے لئے جواز پیدا کررہے ہیں کہ دیکھئے ہم نے بائبل کو سائنس سے ثابت کیا تو یہ لوگ بھی جو سائنس کی بنیاد سے بھی بے بہرا ہیں ہمیں بتانے چلے ہیں کہ قرآن میں سائنس ہے۔

یقین جانیئے قرآن حقوق انسانی کی سب سے پہلی کتاب ہے اور اس کو اگر ثابت کرنا ہے تو اس کے موضوعات سے ثابت کیجئے۔دوسروں کی تقلید سے سوائے شرمندگی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔قرآن کو اگر سمجھنا ہے تو اس بات کو سمجھنا ضروری ہے ورنہ تقدس کے چکر میں اور الہامی ثابت کرنے کی تگ ودو میں ہم قرآن سے دور سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔اور وہ وہ عجوبے ڈھونڈ لیں گے جو قرآن کا موضوع ومقصد ہیں ہی نہیں۔

سورہ فاتحہ میں ایک سلیم الفطرت انسان کی خواہش کا ذکر ہے جو اپنے گرد ماحول کو دیکھتا ہے اور محسوس کرتا ہے کہ تمام نباتات اور جمادات کو ان کی ضرورت کے مطابق ہر چیز مہیا ہے لیکن انسان کی دنیا میں ڈاکے ڈالے جارہے ہیں اس کے حقوق غصب کئے جارہے ہیں اور طاقتور کمزور کی خون پسینے کی کمائی کو لوٹ رہا ہے۔، تو وہ سوچنے پر مجبور ہوتا ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔۔۔؟

26	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ	
	یقیناً ہم نے لگام ڈالے گئے (صَلْصَالٍ) لکیر کے فقیر لوگوں (حَمَإٍ مَّسْنُونٍ) سے انسان بنایا۔	

سورہ الحجر کی ان آیات میں انسانی اخلاق کی تخلیق کو کھڑکنے اور بجنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ان آیات میں آدم کے بجائے انسان کا ذکر ہے جو اس طرف نشاندہی کر رہا ہے کہ یہ کسی جسمانی تخلیق کی بات نہیں ہو رہی ہے بلکہ آدم کی اخلاقیات کا وہ مرحلہ ہے جب انسان آپس میں میل ملاپ کے ساتھ رہتا ہے۔اس کے مقابلے پر سرکش افراد کھل کر مقابلہ کرنے کی بجائے چھپ کر پیٹھ پیچھے وار کرتے ہیں اس لئے ایسے افراد کو جآنّ کہا گیا ہے،اور اس کے عادات واطوار کو آگ سے تشبیہ دی گئی ہے۔تمام مقامات کو ایک جگہ "قصّہ آدم وابلیس"میں جمع کر دیا گیا ہے۔

27	وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ
	اور اس کے مقابل سرکش انسان(وَالْجَانَّ)کو دشمنی کے زہر(نَّارِ السَّمُومِ)سے آلودہ بنا پایا۔
28	وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ
	اور جب ملائکہ سے تیرے نظام ربوبیت کا تقاضہ ہوا کہ میں لگام ڈالے گئے لکیر کے فقیر کو اخلاقیات سے مزین بشر بنانے والا ہوں۔
29	فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ
	پس جب میں اسے سنواردوں اور اس کو اپنی حاکمیت سمجھادوں تو تم اس کے سامنے سرنگوں ہو جانا۔
30	فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ
	تو تمام بااثر افراد ان احکامات کے آگے سرنگوں ہو گئے۔

31	إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ	
	سوائے ابلیسی ٹولے کے جس نے نافرمانی کی اور سرنگوں نہ ہوا۔	
32	قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ	
	پوچھا اے ابلیس۔۔، تیرے لئے کیا وجہ بنی کہ تو سرنگوں ہونے والوں کے ساتھ نہ ہوا۔	
33	قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ	
	بولا۔۔، یہ ہرگز ممکن نہیں کہ میں تیری ایسی تخلیق شدہ بشریت کے سامنے سرنگوں ہو جاؤں جو سنت کی حمایت (حَمَإٍ مَّسْنُونٍ) میں عمل پیرا ابھڑ بھڑیا (صَلْصَالٍ) تھا۔	
34	قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ	
	کہا۔۔، نکل جا اس کیفیت سے کہ تو راندہ درگاہ ہے۔	
35	وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ	
	اور بیشک تجھ پر دین کے قیام کے تمام عرصہ مملکت الٰہیہ کی نعمتوں سے محرومی ہے۔	
36	قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ	

	اس نے کہا کہ اے نظام ربوبیت مجھے میرے احتساب کے دن تک مہلت دیدے۔
37	قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ
	کہا۔۔۔،اچھا کہ تو بھی مہلت دئے گئوں میں سے ہے۔
	مباحث:۔ آپ نے غور کیا کہ ابلیس سے پہلے بھی بہت سارے ابلیسی ذہن یا اس جیسے لوگ تھے جو انتظار کرنے والوں الْمُنظَرِين میں سے تھے۔ اس لئے مولوی صاحب کی آدم وابلیس کی کہانی غلط ہو گئی۔
38	إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ
	ایک معلوم وقت تک۔
39	قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ
	کہا اے میرے نظام ربوبیت۔۔بسبب اس کے کہ تو نے مجھے مغوی قرار دیا ہے یقینی طور پر لازم ہے کہ میں عوام کے معاملے میں اِن کے لیے دل فریبیاں پیدا کر کے ان سب کے لئے مزین کرونگا۔اور لازماًان سب کو مغوی بنادونگا۔
40	إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ
	علاوہ ان میں سے تیرے ان پیروکاروں کے جو خالص بن گئے ہوں۔

41	قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ
	کہا یہ میرا استقامات والا راستہ مجھ پر لازم ہے۔
42	إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ
	یقیناً جو میرے پیروکار ہیں ان پر تیرا کوئی زور نہ ہوگا سوائے ان مغوی لوگوں کے جو تیری پیروی کریں گے۔
43	وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ
	اور بے شک قید خانہ ان سب کی وعدہ گاہ ہے۔
44	لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ
	اس کے بہت سارے داخل ہونے کی جگہیں ہیں۔ اور ہر داخلے کے لیے ان مجرم لوگوں میں سے ہر جز منقسم ہے
	مباحث:۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جہنم یعنی قید خانے کے سات دروازے ہیں۔ بلکہ یہ قید خانے کے الگ الگ درجوں کی بات ہے۔ یعنی جیسا مجرم ویسا قید خانہ۔ مجرموں کو ان کے جرم کے مطابق الگ الگ قید خانے میں تقسیم کیا جائے گا۔
45	إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ
	بے شک مملکت کے احکامات سے ہم آہنگ رہنے والوں کے معاملے میں ریاستیں اور مراعات ہونگی۔

مباحث:۔

عُيُونٍ۔۔مادہ ع ی ن ۔۔،معنی۔۔اعانت۔،مدد،آنکھ۔،چشمہ۔

46	ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ
	کہ داخل ہوجاؤان میں سلامتی کے ساتھ بے خوف و خطر۔
47	وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ
	اورہم ان کے دلوں سے رنجش نکال دینگے اوروہ بالمقابل ہم جماعت مسرور حالت میں ہونگے۔
48	لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ
	نہ ہی انکو اسمیں تکان ہوگی اورنہ ہی وہ اس سے نکالے جائیں گے
49	نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
	میرے پیروکاروں کوبتادوکہ یقیناًمیں بارحمت حفاظت کرنے والا ہوں۔
50	وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ
	اوریہ کہ میری سزاوہ ہی بہت دردناک سزا ہے۔

51	وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ	
	اور انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں سے آگاہ کرو۔	
52	إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ	
	جب وہ اس کے سامنے آئے تو سلامتی کا پیغام پیش کیا۔۔ کہا "میں تم سے تشویش میں ہوں"	
53	قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ	
	ان لوگوں نے کہا "تم تشویش نہ کرو۔۔ یقیناً ہم تمہیں ایک باعلم نوجوان کی خوشخبری دیتے ہیں"	
54	قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ	
	کہا "کیا تم مجھے خوشخبری دے رہے ہو جب کہ مجھ پر مشکل معاملہ آن پہنچا ہے۔۔ تو تم کس بات کی خوشخبری دے رہے ہو۔"	
55	قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ	
	کہا "ہم تمہیں حق کی خوشخبری دے رہے ہیں اس لئے تم مایوس نہ ہو۔"	
56	قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ	

	کہا "نظام ربوبیت سے مایوس تو وہی ہوتے ہیں جو بھٹکے ہوئے ہوں"۔	
57	قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ	
	پوچھا "اے پیامبروں تمہارا کون مخاطب ہے۔"	
58	قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ	
	کہا "ہم تو ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں"۔	
59	إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ	
	سوائے لوط کے پیروکاروں کے۔۔، یقیناً ہم ان سب کو بچا لیں گے۔"	
60	إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا ۙ إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ	
	البتہ ہم اس کی جماعت کا پیمانہ مقرر کر چکے ہیں کہ وہ خاکستر ہونے والوں میں سے ہے۔"	
61	فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ	
	پس جب پیامبر آل لوط کے پاس آئے۔۔۔۔	
62	قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ	

	کہا یقیناً تم لوگ ناآشنا لوگ ہو۔	
63	قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ	
	مزید کہا بلکہ ہم تیرے پاس وہ لائے ہیں جس کی بابت وہ تم شک میں مبتلا تھے۔	
64	وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ	
	اور اسی لئے ہم تمہارے پاس حق کا نظام لائے ہیں اور یقیناً ہم سچ کر دکھانے والے ہیں۔	
65	فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ	
	پس اپنی اہلیت والوں کے ساتھ ظلم سے قطع تعلق کرتے ہوئے ان کے ساتھ چلو اور ان کی پشت پناہی کرو اور تم میں سے کوئی بھی ان سے الفت کا اظہار نہ کرے اور وہی اختیار کرو جسطرح کا تم کو حکم دیا گیا ہے۔	
66	وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ	
	اور ہم نے ان کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ صبح نو کے ساتھ ہی ان لوگوں کی جڑ بنیاد کو نابود کیا جائے۔	
67	وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ	
	اور بستی کے کرتا دھرتا لوگ سیدھے آئے۔	

68	قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ	
	کہا یقیناً یہ لوگ میرے مہمان ہیں پس میری رسوائی نہ کرو۔	
69	وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ	
	مملکت الہیہ کے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ رہو اور مجھے خوار نہ کرو۔	
70	قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ	
	انہوں نے کہا "کیا ہم نے تم کو دنیا والوں سے منع نہیں کیا تھا"۔	
71	قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ	
	یہ میرے نظریات ہیں اگر تم نے کوئی عمل کرنا ہے تو ان نظریات پر عمل کرو۔	
بنات کے لئے سورہ ھود کی آیت ۷۸ کے تحت مباحث ملاحظہ کیجئے۔		
72	لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ	
	البتہ تم نے جو عمر گزاری ہے وہ گواہ ہے کہ یہ لوگ گمراہی کے نشہ میں اندھے ہو رہے ہیں۔	
73	فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ	

	پھر انہیں حملہ آور جماعت (ہولناک آواز) نے شروع میں ہی آلیا۔	

مباحث:۔

۔۔مافوق الفطرت واقعات وحادثات کی قرآن میں کوئی جگہ نہیں ہے۔قوموں پر مختلف انداز سے عذاب آتا ہے جس کو تشبیہاً کبھی' آندھی' کبھی سیلاب یا طغیانی تو کبھی بجلی وغیرہ کہا گیا ہے۔افواج مومنین آندھی کی طرح یلغار کرتے ہیں تو کبھی بجلی بن کر گرتے ہیں تو کبھی سیلاب کی طغیانی کی طرح ہر چیز بہا لے جاتے ہیں۔ذیل میں چند عذاب کی کیفیات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

الصَّيْحَةُ۔۔مادہ۔،ص ی ح ۔،معنی۔۔ چیخ پکار۔،شور مچانا۔،صیح بہ وہ گھبرا گیا۔،صیح فیھم وہ ہلاک ہو گئے۔،

الناقہ۔۔مادہ۔، ن وق معنی۔۔نفاست۔،عمدہ۔،خوشگوار۔،پختگی۔،عمدگی۔،باریک بنی۔۔

اس آیت کے ترجمے میں ہم نے النَّاقَةِ کو احکامات الہی یعنی قوانین قدرت کہا ہے اس کی چند وجوہات ہیں۔

ا۔۔سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۷۳ میں ارشاد ہے قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً (یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بینات آچکی ہیں۔یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے) اس بات کی سب سے قوی دلیل ہے کہ النَّاقَةِ کوئی اونٹنی نہیں تھی بلکہ تشبیہاً احکامات الہی کو کہا گیا ہے۔کیونکہ اس آیت میں پہلے یہ بتا کر کہ تمہارے پاس اللہ کے احکامات آچکے ہیں پھر ھذہ کا اشارہ کرنا اور کہنا کہ یہ النَّاقَةِ تمہارے لئے آیت ہے۔۔۔۔۔۔کیا معنی رکھتی ہے۔۔؟؟۔۔۔ھذہ۔کا اشارہ کس طرف ہے۔؟؟۔۔۔یقیناً ھذہ کا اشارہ احکامات الہی کی طرف ہے۔۔۔۔۔!!!

قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً "یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بینات آچکی ہیں۔یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے"۔۔اللہ نے اپنی طرف سے بینات واضح احکامات بطور آیت بھیج کر کہا یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔۔۔۔۔۔!!! کیا اب بھی کوئی شک ہے کہ اللہ کی اونٹنی کا مطلب احکامات الہی کے علاوہ کچھ اور ہو سکتا ہے۔

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہیں تمہارے

74	فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ
	پس ہم نے اس بستی کے عالی مرتبت لوگوں کو حقیر کر دیا اور ان پر مملکت الٰہیہ کے احکامات سے پابندیوں کی بارش کر دی۔

مباحث:۔

هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ بلا مبالغہ ہر مترجم نے الَّذِي حِجْرٍ کا ترجمہ پتھر نہیں بلکہ صاحبان علم و عقل کیا ہے۔

کیا اس میں صاحبِ عقل کیلئے کوئی قسم ہے؟(محمد حسین نجفی)

کیا اِس میں کسی صاحب عقل کے لیے کوئی قسم ہے؟(ابوالاعلی مودودی)

حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ وہ عقل و خرد کی باتیں جو مسجل چلی آتی ہیں

75	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ
	بے شک اس واقعہ میں اہلِ بصیرت کے لیے نشانیاں ہیں۔
76	وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ
	اور یقیناً یہ راستہ قیام دینے والا ہے۔
77	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ
	بے شک اس میں اِمن قائم کرنے والوں کے لئے بڑی دلیل ہے۔

	وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ	78
	اور یہ کہ اصحاب الایکہ یقیناً ظالم تھے۔	
	مباحث:۔ اصحاب الایکہ کون تھے۔۔؟ اس پر بے مقصد بحث ہوتی رہی ہے۔ سورہ الشعراء کی آیات کا مطالع واضح کردے گا کہ اصحاب الایکہ کون تھے۔ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ۞ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۞ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۞ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۞ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۞ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۞ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۞ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ	
	فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ	79
	پس ہم نے ان سے بھی بدلہ لیا اور وہ دونوں یقیناً ایک واضح کتاب الٰہی کے ساتھ تھے۔	
	مباحث:۔ یاد رکھئے قرآن کسی بستی کی نہیں بلکہ بستی والوں کی بات کرتا ہے۔	
	وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ	80
	اور بیشک اہل علم ودانش نے بھی پیامبروں کو جھٹلایا۔	

81	وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ
	اور ہم نے انہیں احکامات دیئے مگر وہ ان سے رو گردانی ہی کرتے رہے۔
82	وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ
	اور وہ اثر و رسوخ والے افراد کی تعلیمات سے ادارے بناتے تھے تاکہ امن و اطمینان سے رہیں۔
مباحث:۔ اصحاب الحجر بھی احکامات الٰہی دیئے گئے تھے جس سے وہ رو گردانی کرتے رہے۔اور احکامات الٰہی کے برعکس انہوں نے اثر و رسوخ والے افراد کی تعلیمات کے تحت ادارے تشکیل دیئے۔اور ان کی تعلیمات کو بطور امن پیش کیا۔	
83	فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ
	پس انہیں صبح نو ہوتے ہی حملہ آور جماعت نے آپکڑا۔
84	فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ
	پس جو کچھ انہوں نے کمایا تھا وہ ان کے کام نہ آیا۔
85	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ
	اور ہم نے حکمران اور عوام (بلند و زیریں) کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو حقوق کے لئے پیدا کیا۔اور تصادم تو آتا رہتا ہے۔پس آپ شائستہ طریقہ سے درگزر کریں۔

86	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ	
	بیشک آپ کا نظام ربوبیت ہی باعلم انتہائی اخلاقیات والا ہے۔	
87	وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ	
	اور بلاشبہ ہم نے آپ کو متعدد بار دہرائے گئے احکامات دئے یعنی قرآن عظیم دیا۔	
88	لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ	
	آپ ہر گز اس چیز کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں، جس سے ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کرر کھا ہے، نہ ان پر آپ افسوس کریں اور اہل امن کے لیے اپنا سینہ کشادہ رکھیں۔	
89	وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ	
	اور کہہ دیجئے کہ میں تو واضح پیش آگاہ کرنے والا ہوں۔	
90	كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ	
	جیسے کہ ہم نے تقسیم کرنے والوں پر پیش کیا۔	
91	الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ	

	وہ لوگ کہ جنہوں نے قرآن کو پارے پارے میں تقسیم کر دیا۔	
92	فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ	
	سو تیرا نظام ربوبیت گواہ ہے کہ لازماً ہم ان سب سے پوچھ گچھ کرتے ہیں۔	
93	عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ	
	اس کے متعلق جو وہ کرتے تھے۔	
94	فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ	
	سو تم کھول کھول کر سنا دو جو تم کو حکم دیا گیا ہے اور مملکت الہیہ کے احکامات میں اشتراک کرنے والوں سے اعراض برتو۔	
95	إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ	
	یقیناً تم سے ایسے مذاق اڑانے والوں کے لئے ہم کافی تھے۔	
96	الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ	
	وہ لوگ جو مملکت الہیہ کے ساتھ دوسرے حاکم کو باعث فرمانبرداری مقرر کرتے ہیں انہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔	

97	وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ	
	ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔	
98	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ	
	پس آپ اپنے نظام ربوبیت کی حاکمیت کے لئے جدوجہد کرتے رہیں اور فرمان برداروں میں شامل رہیں۔	
99	وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ	
	اور اپنے نظام ربوبیت کے فرمانبردار رہو یہاں تک کہ وہ مقام جو یقیناً مل کر رہنے والا ہے، حاصل ہو جائے۔	